عرب جمہوریہ مصر
وزارت اوقاف

۷ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ
۸ اپریل ۲۰۲۲ء

روزہ کے ایمانی اور اخلاقی پہلو

اللہ عزوجل نے جلیل القدر مقاصد اور عظیم حکمتوں کے سبب روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے، پس یہ ایمان اور اخلاق کی درسگاہ ہے، اور قرآن کریم میں غور و فکر کرنے والے پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی مقدس کتاب میں روزہ کے مقصد کو ذکر فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے کہ کہیں تم پرہیزگار بن جاؤ۔[بقرۃ:۱۸۳]۔ اور تقوی تمام نیک اعمال کا کامل صلہ ہے؛ اسی لیے قرآن کریم میں اسے مختلف ایمانی اور اخلاقی اقدار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ" نیکی (بس یہی) نہیں کہ (نماز میں) تم اپنے رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی (کا کمال) تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور روز قیامت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور سب نبیوں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت سے اپنا مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دے اور غلام آزاد کرنے میں (خرچ کرے) اور نماز صحیح صحیح ادا کیا کرے اور زکوۃ دیا کرے جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں جب کسی سے وعدہ کرتے ہیں اور کمال نیک ہیں جو مصیبت میں سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو راست باز ہیں اور یہی لوگ حقیقی پرہیزگار ہیں۔[بقرۃ:۱۷۷]۔

اور روزہ میں ایمانی اور اخلاقی لحاظ سے مراقبہ کرنے کا ایک معیار ہے، پس روزہ بندہ اور اس کے رب کے درمیان راز ہے جسے اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ انسان کے اس بات پر پختہ یقین ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ظاہر و باطن سے بخوبی واقف ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ "اور آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور نہ اس حال میں آپ کچھ قرآن تلاوت کرتے ہیں اور (اے لوگو!) نہ تم کچھ عمل کرتے ہو مگر ہم (ہر حال میں) تم پر گواہ ہوتے ہیں جب بھی تم کسی کام میں شروع ہوتے ہو اور آپ کے رب سے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ذرہ برابر بھی نہیں چھپا ہوتا اور اس ذرہ سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز نہیں مگر وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔[یونس:٦١]۔ اور اپنے نفس کا مراقبہ کرنے کی وجہ سے روزہ کا اجر و ثواب اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ اللہ تعالی کے سوا اور کوئی نہیں لگا سکتا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: سوائے روزہ کے وہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ دار جس کے روزہ میں اپنے رب کی نگرانی کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ وہ رمضان میں اور اس کے علاوہ بھی اپنے تمام اعمال اور معاملات اللہ عزوجل کی نگرانی کرے۔

روزہ اپنی تمام صورتوں میں صبر کی درسگاہ ہے؛ پس روزہ میں احکامات کو بجالانے کی صورت میں صبر ہے، اور محرمات سے بچنے اور شہوتوں پر قابو پانے کی صورت میں صبر ہے؛ اسی لیے نبی کریم ﷺ رمضان کے مہینے کو صبر کا مہینہ قرار دیا ہے پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کے مہینے کے اور ہر مہینے کے تین دن روزے رکھنا ایسا ہے جیسے اس نے پورے زمانہ کے روزے رکھے۔ پس روزہ دار کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ صبر کے

خلق کو اپنالیتاہے، پس وہ اپنے غصہ پر قابو پالیتاہے، جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کر دیتاہے، جو اسے محروم رکھے اسے عطا کرتا ہے، اور جو اس کے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے، نہ شور شرابہ کرے، اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو وہ اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں روزہ دار آدمی ہوں۔

حقیقی روزہ دار جھوٹ نہیں بولتا، ملاوٹ نہیں کرتا، غداری نہیں کرتا، خیانت نہیں کرتا، اور نہ کسی کی غیبت کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو برے قول اور برے عمل کو نہیں چھوڑتا تو اس کا کھانا پینا ترک کرنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔

برادرانِ اسلام!!

باہمی یکجہتی، شفقت و مہربانی، اور اپنے آس پاس رہنے والے فقیروں اور محتاجوں کے حالات کا شعور روزہ کے اہم مقاصد میں سے ہیں؛ پس روزہ دار ان پر دستِ شفقت رکھتا ہے، مشکل میں ان کا ساتھ دیتا ہے، اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، پس نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا اسلام زیادہ اچھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو بھوکے کو کھانا کھلائے، اور سب کو سلام کرے چاہے تو اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

اور جب باہمی یکجہتی، شفقت و مہربانی، سخاوت، اور کسی کو کھانا کھلانے کا عام دنوں میں عظیم اجر و ثواب ہے تو رمضان المبارک میں اس کے اجر و ثواب کا کیا عالم ہو گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی روزہ دار کو افطار کروائے گا تو اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، اور آپ سب سے زیادہ رمضان کے مہینہ میں سخاوت فرماتے تھے۔

پس اس سے بڑھ کے کچھ نہیں کہ ہم روزہ کی درسگاہ سے ایمان کا درس اور اخلاق کے فضائل سیکھیں یہاں تک کہ ہم روزہ کے مقصد اور اس کی حقیقت تک پہنچ جائیں، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو جھوٹ اور گناہ سے اپنی سماعت، اپنی نظر، اور زبان کا بھی روزہ رکھو، اور ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچاؤ، روزے میں صبر اور سکون کا خیال رکھو۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ملکوں کی حفاظت فرما!